روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | الاتوار ۱۶ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۶ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں جشنِ آزادی جوش و خروش سے منایا گیا

ربوہ میں جشنِ آزادی روایتی جوش و مسرت سے منایا گیا۔ پاکستان کی عظمت و سربلندی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ بازاروں میں جھنڈیاں لگائی گئیں۔ اور دکانوں مکانوں اور دفاتر پر چراغاں کیا گیا۔ ربوہ کے شہریوں نے اپنے گھروں پر اور تمام جماعتی دفاتر پر قومی پرچم لہرایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام اس خاص دن کی مناسبت سے فٹبال اور باسکٹ بال کے میچز کھیلے گئے۔ فٹبال کے میچ کھیلنے کے لئے گجرات اور فیصل آباد سے دو مہمان ٹیمیں آئیں۔ جنہوں نے میچ کھیلے۔ اسی طرح باسکٹ بال میں ربوہ کی دو ٹیموں کے درمیان پُرلطف مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیموں کے میچ دیکھنے کیلئے تماشائیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دنیوی کاموں میں یا رسمی معاملات میں ایسے منہمک ہیں کہ دوسری جانب یا تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں، لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے۔ دیکھو ایک زور آور سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اس کو کوئی کتنا ہی روکے بہر حال وہ آہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۵)

"میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں۔ لیکن مجھے بھی فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا۔ اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقتِ صافی اسے کب میسر آئے گا جبکہ اس کا سارا غم و ہم دین ہوگا۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۳-۳۰۴)

ربوہ کو سرسبز و شاداب بنائیں

تزئین ربوہ کمیٹی کے زیرِ انتظام مختلف محلوں میں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں۔ اہالیانِ ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ ادھر ادھر گند پھینکنے کی بجائے ان ڈسٹ بنوں کو استعمال کریں۔ تا ربوہ ایک غریب دلہن کی طرح سج جائے۔

برسات کی شجر کاری کی مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ گلشن احمد نرسری میں ربوہ کے لئے ہر قسم کے سایہ دار، پھل دار اور پھولدار پودے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ مثلاً جامن۔ توت۔ انار۔ نیم۔ سکھ چین۔ گڑھل۔ گارڈینیا۔ سفیدہ۔ سمبل۔ انجیر۔ کھجور۔ پام۔ بکائن ہوندی و دیسی گلاب۔ پاپولر۔ کنیر۔ آلوچہ۔ امرود۔ موتیا۔ سرد۔ مور پنکھ۔ لیموں۔ رات کی رانی۔ چنبیلی۔ مروا۔ بوتل برش۔ کچنار۔ میٹھا۔ مسمی وغیرہ۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ ضرورت گلشن احمد نرسری سے پودے حاصل کریں۔ اور شجر کاری مہم میں بھرپور حصہ لے کر ربوہ کو زیادہ سے زیادہ سرسبز بنائیں اور شہر کو خوبصورت بنانے میں تزئین ربوہ کمیٹی سے تعاون فرمائیں۔ امید ہے صدران محلہ اور زعماء محلہ اس ضمن میں منظم سکیم بنا کر فعال اور مؤثر کوشش فرمائیں گے۔ سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

"خدا کو یاد رکھو ...... اور خدا کی عظمتوں کو اپنے ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے ان عظیم صفات کا واسطہ دے کر اس سے مدد مانگو کہ .... ظاہر و باطن طور پر جو ایک کامل درجہ مقرر ہے وہاں تک تمہیں پہنچا دے۔"
(خطبہ فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء)

کوشش کرو کہ تم سے ہمیشہ نیکیاں سرزد ہوتی رہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

"جو بشارتیں تمہیں ملی ہیں اگر تم انہیں حاصل کرنا چاہتے ہو، وہ بلند تر مقام جو تمہارے مقدر میں ہے اس بلندی اور رفعت تک تم پہنچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو اپنے زور سے وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ نہ اپنی کوششوں سے خدا کے پیار کو حاصل کر سکتے ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے خدا تعالیٰ سے مدد حاصل کرنا اگر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اس کی مدد تمہارے شاملِ حال ہو۔ اگر اس کی نصرت تمہیں توفیق دے کہ تم اس کے حضور قربانیاں پیش کر سکو، اگر اس کی رحمت اور اس کا فضل تمہاری کوششوں میں تمہارے اعمال صالحہ میں ایک حسن پیدا کرے۔ ایک نور پیدا کرے تب یہ ممکن ہے اور صرف اس وقت ممکن ہے اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اگر اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتے ہو۔ یعنی جہاں تک تم پہنچ سکتے ہو۔ جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا..... اس غرض کو اپنی زندگی کے اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہو، اس مقدر کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو خدا سے استعانت چاہو۔ اس کی مدد، اس کی نصرت، اس کا فضل اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیسے کوشش کرو؟ صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ صبر کا تعلق انسان کی اپنی جدوجہد۔ اس کی اپنی سعی کے ساتھ ہے۔ اپنے مجاہدہ کے ساتھ ہے جو روحانی میدانوں میں وہ بجا لاتا ہے۔ صبر کا ایک پہلو یہ ہے کہ استقامت کے ساتھ برائیوں سے بچے۔ اپنے نفس کو نواہی سے بچنے پر بازرکھے۔ یہ ہیں صبر کے معنی ایک پہلو کے لحاظ سے پوری کوشش کرے کہ کوئی ایسا عمل اس سے سرزد نہ ہو جو (خدا کے فرمان کے مطابق) خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔ اور صبر کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جرأت اور شجاعت کے ساتھ نیکیوں پر گامزن۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مدد حاصل کرو۔ صبر کے ذریعہ سے۔ کوشش کرو کہ تم سے گناہ سرزد نہ ہو۔ اور کوشش کرو کہ ہمیشہ نیکیاں سرزد ہوتی رہیں۔ اعمالِ صالحہ تم بجا لاتے رہو۔ اور یہ تمہاری کوشش ہو۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ اس کے لئے بنیاد بناؤ اپنے عمل کو اور ..... کو۔ خدا سے دعائیں مانگو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ - ظہور ۱۳۷۱ ہش ۱۶ - اگست ۱۹۹۲ء

عدل کی اہمیت

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ عدل (انصاف) صرف عدالت ہی کا کام ہے یا جو شخص بھی اس پوزیشن میں ہو کہ کسی دو پارٹیوں کے درمیان فیصلہ کرے کہ کون درست ہے اور کون غلط۔ بات تو یہ بھی درست ہے اور عدالتیں ہیں ہی عدل کے لئے۔ منصف کا کام ہے کہ انصاف کرے اور اپنی طرف سے کسی پارٹی کی طرفداری نہ کرتے ہوئے جو حق سمجھتا ہے۔ اس کا اظہار کرے اگرچہ وہ جو کہے گا دونوں پارٹیوں کی باتیں سُن کر کہے گا یعنی اس کا فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس پارٹی نے کیا کچھ کہا ہے۔ فیصلہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا ضمیر صاف ہونا چاہیئے۔ کہ مَیں نے جو کچھ سمجھا ہے دیانت داری سے اس کے مطابق فیصلہ سُنا دیا ہے۔

یہ تو ہے عدالت کی بات۔ لیکن عدل اور فیصلے صرف عدالتوں تک ہی محدود نہیں ہیں۔ عدل کی تو زندگی کے ہر شعبے میں ضرورت پیش آتی ہے اور ہر چھوٹے سے چھوٹے کام سے لے کر بڑے سے بڑے کام میں عدل کو ملحوظ رکھا جانا چاہیئے۔ جو کام صحیح معنوں میں جس طرح ہونا چاہیئے۔ اسے اس طرح کرنا عدل ہے اور اس کے خلاف کرنا ناانصافی ہے۔ ماں باپ کے تعلقات۔ بہن بھائیوں کے تعلقات رشتہ داروں کے تعلقات۔ دوستوں کے تعلقات۔ دشمنوں کے تعلقات۔ راعی اور رعایا کے تعلقات۔ غرضیکہ ان سب تعلقات میں عدل کی ضرورت ہے۔ اور کہیں بھی جہاں عدل کو نظر انداز کیا جائیے رخنہ پڑتا نظر آئے گا۔ اور یہ رخنہ ایک چھوٹے سوراخ کی طرح بڑھتا بڑھتا ایک خاصا بڑا شگاف بن جائے گا۔

ماں باپ بیٹے سے کیا سلوک کرتے ہیں اور بیٹی سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اگر دونوں میں تفریق کی جاتی ہے تو یہ عدل کے خلاف ہے۔ اگر بڑا بھائی یا بڑی بہن چھوٹے بھائی یا چھوٹی بہن کے حقوق پر ہاتھ ڈالتے ہیں تو یہ عدل کے خلاف ہے۔ اور اسے یقیناً ناانصافی کا نام دیا جائے گا اسی طرح دیگر رشتہ داروں اور دوستوں دشمنوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے اگر ہمارا ایک پلڑا بلا جواز کسی طرف جُھک جاتا ہے تو ہم عدل کا خون کرنے والے ہوں گے۔

عدل ہر چیز کو اور ہر بات کو اپنی جگہ پر رکھنے کا نام ہے۔ اور عدل ہی دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہے۔ جھگڑا پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جب کسی کا حق غصب کیا جائے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی کی جائے اور کسی کو عدل سے محروم رکھا جائے۔ عدل کی اہمیت کو سمجھنا ہم سب کا اوّلین فرض ہے۔

ادب کو جتنا دباؤ ادب اُبھرتا ہے
جو ٹوٹ جائے قلم تو قلم سنورتا ہے
ستمگری پہ تشدّد جو ہو تو مَر جائے
وفا کا ظلم سے رنگ اور بھی نکھرتا ہے

ـــــ ابوالاقبال

اچھّا لگے ہزار نہ بیکار بیٹھنا
تھک ہار اس گلی میں ہے ناچار بیٹھنا

مانا کہ چل چلاؤ کی یاں چل رہی ہے رِیت
تھوڑی سی دیر اَور مرے یار بیٹھنا

ہر صرصرِ بلا نے جُھکایا تو جُھک گئے
بازی نہ اِس طرح سے کہیں ہار بیٹھنا

آئے ہو اَب۔ تو کُھل کے ذرا بات چیت ہو
یہ کیا کہ آ کے صُورتِ اغیار بیٹھنا

اُٹھیے کہ اَب وداع کی منزل قریب ہے
کب تک یہ زیرِ سایۂ دیوار بیٹھنا

چَل جا کے مَوجِ بحرِ اَزل میں ہو محوِ رقص
کیا دستِ گُل پہ شبنمِ سرشار بیٹھنا

ہم نے بھی شیخ سِیکھ لیا ہے تمہارا کھیل
سَر پر سجا کے طُرّۂ دستار بیٹھنا

دیکھا درِ حبیب پہ ہم نے نصیؔر کو
اُٹھنا گر ایک بار تو سَو بار بیٹھنا

ڈاکٹر نصیر احمد خان

خُدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے

جن والدین نے اپنے بچے تحریک وقفِ نَو میں پیش کئے ہیں ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں۔ اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اس کے گرد لپیٹے جانے والے فیتوں سے سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں"۔ (خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

اے گرفتارِ ہوا در ہمہ اوقاتِ حیات
باچنیں نفسِ سیہ چوں رَسَدَت زُو عونے

اے وہ جو ہمیشہ ہوا و ہوس کا قیدی ہے ایسے سیاہ باطن نفس کے ہوتے تجھے خدا کی مدد کیوں کر پہنچ سکتی ہے۔

گر تو آں صدق بورزی کہ بورزید کلیم
عجبے نیست اگر غرق شوَد فرعونے

ہاں اگر تُو وہ صدق اختیار کرے جو موسیٰؑ نے اختیار کیا تھا تو پھر تعجب نہیں کہ کوئی فرعون غرق ہو جائے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لئے صدق اختیار کرنے کو انتہائی اہم شرط قرار دیتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اے انسان جو اپنی ساری زندگی ہوا و ہوس کا قیدی رہتا ہے اور یہ ہوا و ہوس سیاہ باطنی سے کم نہیں تو کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کر سکتا ہے یعنی اس کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہوا و ہوس کو چھوڑنا چاہیئے۔ اور عجز و انکسار کے ساتھ اپنے دل کو روشن کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہیئے اگر انسان ایسا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے اس کی مدد کے لئے دوڑا آئے گا جس طرح کہ کہا جاتا ہے کہ انسان چل کر خدا کی طرف جائے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ اگر انسان ہوا و ہوس چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد از خود ملنی شروع ہو جائیگی

صدق کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت موسیٰؑ کی طرح کا صدق اختیار کرے اور انبیاء دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ لوگ ان کی زندگی سے سبق حاصل کریں اور جن خوبیوں اور جن صفات کا ان کے اقوال و افعال سے اظہار ہوتا ہے انہیں اپنائیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں کو پاک اور صاف رکھتا ہے اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں اور جو سلوک اللہ تعالیٰ ان انبیاء سے کرتا ہے وہ نسبتی طور پر دوسرے لوگوں سے بھی ضرور کرے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے جس صدق کا اظہار کیا تھا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن فرعون کو غرق کر دیا۔ ہر شخص کا تعلق یا واسطہ تو فرعون سے نہیں پڑتا لیکن اس میں کیا شک ہے کہ دنیا کی ہوا و ہوس انسان کے لئے فرعون سے کم نہیں ہے وہ اس کی دشمن اور اس کو تباہ کر دینا چاہتی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرے تو ہوا و ہوس ہی میں پھنسا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ گھن کی طرح یہ اسے ختم کر دیتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر وہ چیز جو انسانی زندگی کو تباہ کرنے کے درپے ہے انسانی اخلاق اور انسانی رویے پر دھبہ بن سکتی ہے وہ اس کی اسی طرح دشمن ہے جس طرح فرعون حضرت موسیٰؑ کا دشمن تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن فرعون کو غرق کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے بری کر کے روشن کر سکیں اور اس طرح خدا کی مدد حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں صدق دکھانے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہر وہ چیز جو انسانی زندگی کو تباہ کرنے کے درپے ہے اس سے ہم محفوظ رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بدی کو ابتداء میں ہی چھوڑ دو

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:

"تم کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ گناہ شروع میں بہت چھوٹا ہے اور آخر میں بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے بڑ کا بیج دیکھنے میں کتنا چھوٹا ہے لیکن پھر بعض جڑیں ایک ایک میل تک چلی گئی ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہو اور بدی کو اس کے ابتداء میں چھوڑ دو۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۸۹)

ہماری تاریخ

۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کا دن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب (ابنِ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب) کی روانگی کیلئے مقرر تھا۔ دوپہر کے تین بجے کے بعد گاڑی کو قادیان کے سٹیشن سے چلنا تھا۔ قادیان کے احباب بوڑھے جوان بچے اور مستورات ظہر کی نماز کے بعد ہی سٹیشن کیطرف کھچے چلے جا رہے تھے۔ احمدی دوکانداروں نے اس تقریب الوداع میں شامل ہونے کے لئے دوکانیں بند کر دی تھیں۔ سٹیشن پر بہت بڑا اجتماع تھا جو چلچلاتی دھوپ میں کھڑا تھا۔ خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ کے افراد نیز حضور کی حرم محترم اور حضرت امام جماعت الثانی بنفسِ نفیس اپنے پیارے لختِ جگر اور اپنے دوسرے عزیز کو خدا حافظ کہنے کے لئے موجود تھے صاحبزادگان نے جن کے سینے ہاروں سے مزین تھے۔ سٹیشن کے بیرونی برآمدے میں سینکڑوں افراد سے مصافحہ کیا اور بعض سے معانقہ بھی۔

گاڑی روانہ ہونے سے پندرہ منٹ پہلے حضور نے دونوں صاحبزادوں کو پاس کھڑا کر کے ایک لمبی دعا فرمائی دعا میں اکثر لوگوں کی آنکھیں پرنم تھیں۔ خود حضرت امام جماعت کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ دعا کے بعد حضور نے اپنے فرزندِ دلبند کو اپنے سینے سے لگایا اور پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف معانقہ فرمایا۔ معانقہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضور کے دستِ مبارک کو چوما اس کے بعد حضور نے صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب سے معانقہ فرمایا اور مرزا سعید احمد صاحب نے بھی حضور کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ گاڑی (ـــ) کے نعروں کے درمیان روانہ ہوئی تو بہت سے احباب فرطِ اشتیاق سے گاڑی کے ساتھ دور تک دوڑتے چلے گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے، حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ مرزا گل محمد صاحب رئیس اور دوسرے بہت سے دوست مشایعت کیلئے امرتسر تک تشریف لے گئے۔

امرتسر سے صاحبزادگان فرنٹیئر میل میں عازم بمبئی ہوئے۔ لدھیانہ میں قریباً آدھی رات کے وقت گاڑی پہنچی۔ سٹیشن پر احباب لدھیانہ کے علاوہ مالیر کوٹلہ سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مع نواب مسعود احمد خان صاحب بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ اور ویٹنگ روم میں موجود تھیں گاڑی کے پہنچتے ہی سید محمد عبدالرحیم صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ نے معانقہ کیا۔ اور ہار پہنائے۔ اسی طرح حضرت موصوفہ نے بھی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کے گلے میں ہار ڈالے اور حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق حضرت سید عنایت علی شاہ صاحب نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور سب نے نیک تمناؤں کے ساتھ اپنے محبوب امام کے جگر گوشہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے چشم و چراغ کو خدا حافظ کہا۔

فرنٹیئر میل دوسرے دن (۷ ستمبر بروز جمعہ) صبح کے وقت دہلی پہنچی۔ جہاں علی گڑھ بریلی اور شاہ جہان پور تک کے احباب ملاقات کے لئے حاضر تھے۔ گاڑی قریباً ایک گھنٹہ تک ٹھہری۔ روانگی سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احباب جماعت سمیت دعا فرمائی۔

۸ ستمبر کی صبح کو یہ قافلہ بیلارڈ پیئر (بمبئی کی بندرگاہ کا ایک پلیٹ فارم) پہنچا۔ جہاں رن پورہ جہاز پہلے سے لنگر انداز تھا۔ بمبئی کی جماعت نے اخلاق و محبت کے ساتھ استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر اور سید رسول شاہ صاحب کلیانی بھی تھے۔ صاحبزادگان نے حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کے ہاں ناشتہ کیا۔ اسوقت حضرت عرفانی کبیر بھی ساتھ تھے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جب سے احمدی احباب نے سمندر پار جانا شروع کیا تھا حضرت سیٹھ صاحب، مہمان نوازی کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

جرمنی۔ بڑے بوڑھے لوگوں کا مطالبہ

یہ بات تو اکثر سننے میں آتی ہے کہ نوجوان اپنا حق مانگتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سب کچھ بڑی عمر کے لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور انہیں کوئی موقعہ ہی نہیں دیا جاتا کہ وہ اپنے خیالات کے مطابق اس دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا کر سکیں یا اپنی رائے کے مطابق اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ لیکن جرمنی میں اب ایک کانفرنس منعقد کی گئی ہے جس میں مشرقی اور مغربی جرمنی کے بڑے بوڑھوں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ ان کے حقوق انہیں ملنے چاہئیں۔ سیاست میں ان کی رائے کا احترام کیا جائے۔ ملکی امور میں ان کا عمل دخل ہونا چاہیئے۔ اور خاص طور پر "ہمیں زندگیاں اس طرح گذارنے کا موقعہ ملنا چاہیئے کہ جس طرح ہم گذارنا چاہتے ہیں"۔ ان بڑے بوڑھوں نے جو اپنا موٹو اس کانفرنس کے موقعہ پر آویزاں کیا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ شمولیت اصل بات ہے JOINING IN IS THE WORD مطلب یہ تھا کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اور اس لئے اب ملکی امور میں ہمارا عمل دخل نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سب لوگوں کے شانہ بشانہ چلیں اور ہم بھی اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق ملک اور قوم کی خدمت کریں۔ ہم نہیں چاہتے کہ دوسرے لوگ ہماری زندگی کے متعلق فیصلہ کریں کہ ہمیں کس طرح رہنا چاہئے اور کہاں رہنا چاہئے۔ ہمارا یہ بنیادی حق ہے جو ہمیں ملنا چاہیئے کہ ہم اس ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے اس ملک کی ہر بات میں اپنی رائے بھی دیں گے اور اپنا عمل دخل بھی جاری رکھیں گے۔

ہے نا یہ ایسی بات جسے انوکھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ تو دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان اپنے حقوق مانگتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا کا نظام چلانے والے جو زیادہ عمر کے لوگ ہیں وہ سب معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں اور نوجوانوں کو زیادہ مواقع نہیں دیتے لیکن یہاں بات بالکل مختلف ہے۔ ان بڑے بوڑھوں نے ایک لمبے عرصے تک ملکی امور میں اپنا عمل دخل جاری رکھا ہے لیکن اب یہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اتنے بوڑھے کہ انہیں تمام امور دوسروں کے ہاتھ میں دینے پڑے ان کے ہاتھ میں تمام امور دینے کے بعد انہیں خیال آیا کہ ہمارے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں رہا۔ ہمیں ہمارے حقوق واپس ملنے چاہئیں۔ اس تنظیم کے لئے جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں وہ والنٹیئر طور پر اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان باتوں کو حکومت کے سامنے بھی پیش کریں گے اور عوام الناس کے سامنے بھی۔ جو سکیمیں انہوں نے بنائی ہیں اس میں مقامی آبادی کو دلچسپی لینے کے لئے کہا گیا ہے اور ان کے ساتھ ہاتھ بٹانے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ فوری طور پر اس تنظیم کے لئے ۵۰ لاکھ مارک رکھے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ رقم بہت تھوڑی ہے کیونکہ نوجوانوں کیلئے حکومت نے دو سو ملین یعنی بیس کروڑ جرمن مارک رکھے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو لیکن بہر حال جب دونوں رقموں کا موازنہ کیا جاتا ہے تو بڑے بوڑھوں کو پہلا خیال یہ آتا ہے کہ ہمارے لئے تو صرف اتنی تھوڑی سی رقم۔ بہر حال دیکھنے والی بات ہے کہ یہ بڑے بوڑھے کس طرح ملکی امور میں اپنا عمل دخل جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

بوسنیا کی حالتِ زار

بوسینا کی جو اس وقت حالت ہے اس کے پیش نظر تجزیہ نگاروں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ۱۹۹۲ء کا سال اس بات کے لئے یاد رکھا جائے گا کہ ایک اسلامی ملک کو دنیا سے مٹا دیا گیا۔ یہ بات پوری طرح سے درست نہ بھی ہو تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح اس وقت بوسینا میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے وہ ان کی پامالی کے لئے انتہائی درجے کا خطرہ بن رہا ہے۔ بوسینا کے مسلمان پچاس ہزار کے قریب تہ تیغ کر دئیے گئے ہیں اور ۴۰ فی صدی کا مختلف ذرائع سے صفایا کیا جا چکا ہے۔ اور ابھی ان کے خلاف جو مہم جاری ہے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب ختم ہو گی اور اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ یوگوسلاویہ کے سرب لوگوں نے جو عیسائی ہیں اور مبینہ طور پر عیسائی تنظیموں کی پشت پناہی انہیں حاصل ہے وہ مسلمانوں کا بوسینا میں خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ بوسنیا کے مسلمان جن کی تعداد ۱۸ لاکھ ہے۔ چودھویں صدی میں مسلمان ہوئے تھے نسلاً وہ یوروپین اور ان کی زبان اور ان کے نظریات بھی یوروپین ہیں لیکن مذہباً وہ مسلمان ہیں اور اس طرح اپنے ماحول کو بہت زیادہ کھلتے ہیں۔ گذشتہ کئی مہینوں سے بوسینا کے دارالخلافہ سرایے وو پر بمباری ہو رہی ہے اس کی وجہ سے بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے امدادی کارروائیاں بھی تسلسل کے ساتھ جاری نہیں رکھی جا سکیں کبھی سامان خورونوش پہنچ جاتا ہے اور کبھی پھر رک جاتا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو اذیتیں پہنچا کر موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے ایسے قید خانے پائے گئے ہیں جہاں وہ ہزاروں کی تعداد میں سسک سسک کر جان دے رہے ہیں اور انہیں ان قید خانوں سے بچانے والا کوئی نہیں۔ اگرچہ اب یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بوسنیا نے بھی کچھ قید خانے بنا لئے ہیں جن میں سرب لوگوں کو رکھا جاتا ہے لیکن بہر حال سرب لوگ ایک قسم کے حملہ آور ہیں اور بوسنیا کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔

سنگاپور کے قوانین

سنگاپور کے قانون اور داخلی امور کے وزیر نے گذشتہ روز کہا کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو قوانین ہمارے ہاں لاگو ہیں جن کی وجہ سے جرائم کی رفتار بہت کم ہو گئی ہے۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جنہیں دیگر ممالک پسند نہیں کریں گے۔ لیکن ہم کسی کی پسند یا ناپسند کی فکر نہیں کرتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسے تمام شخص جو قانون کی پابندی کرتے ہیں ان کو امن و امان کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ ہمارے قوانین میں سختی فوری طور پر نہیں آ گئی۔ ہمیں کافی عرصہ لگا ہے۔ ہم نے ان باتوں پر غور کیا ہے اور ہم اس فیصلے پر پہنچے ہیں کہ امن و امان بہر حال قائم رہنا چاہیئے اور وہ لوگ جو امن و امان کے دلدادہ ہیں۔ ان کی زندگی میں کسی ناخوشگوار واقعہ کو رونما نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کا انتظار نہیں کرتے کہ کسی کے پاس اسلحہ ہو اور وہ اس اسلحہ کو استعمال کر کے کسی کی جان لے لے تو پھر ہم اسے موت کی سزا دیں۔ ہم جس کے پاس غیر قانونی طور پر اسلحہ دیکھتے ہیں اسے فوری طور پر موت کی سزا دے دیتے ہیں تاکہ اسے اس بات کا موقعہ ہی نہ دیا جائے کہ وہ اپنے اسلحہ کو استعمال کر کے شریف شہریوں کو مشکل میں ڈالے۔ یہ بات دوسرے لوگوں کو کچھ عجیب لگتی ہو گی۔ لیکن اگر ہمارے ملک کے امن و امان کا مطالعہ کیا جائے۔ تو یقیناً ساری دنیا کے شریف شہری اس بات کو پسند کریں گے۔ ہمارے ہاں یہ قانون بھی موجود ہے کہ جب ہمیں کسی کے متعلق شبہ ہوتا ہے کہ وہ امن و امان میں خلل ڈالے گا۔ تو ہم اسے حراست میں لے لیتے ہیں اور گلیوں اور سڑکوں کو اس کے وجود سے پاک رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے بعض قوانین ۱۹۵۵ء میں نافذ کئے تھے اور اب تک ان کی افادیت پوری طرح ظاہر ہو چکی ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ سخت قوانین ہی کے ذریعے کچھ لوگوں کو جرائم سے روکا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جرم کا سرزد ہونا اور جرم کے سرزد ہونے کا امکان ان دونوں باتوں میں فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شریف شہریوں کی عزت اور ان کی جان اور ان کے مال کی حفاظت کرنی چاہیئے لیکن اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ ہر شخص کو جب تک وہ کوئی جرم نہیں کرتا۔ زندگی کا حق حاصل ہے۔

بطروس غالی / رابین

گذشتہ روز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی اور اسرائیل کے نئے وزیر اعظم یزک رابین کی آپس میں ملاقات ہوئی جس کے دوران انہوں نے مشرق وسطیٰ میں امن کے متعلق اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کے اب تک پانچ دور ہو چکے ہیں پہلا دور میڈرڈ میں ہوا تھا اور اب چھٹا دور واشنگٹن میں ۲۴ تاریخ کو ہونا قرار پایا ہے۔ دعوت نامے سب پارٹیوں کو دئے جا چکے ہیں اور سب کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا جا چکا ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اگرچہ پہلے پانچ دور تو کسی خاص کامیابی پر منتج نہ ہوئے لیکن اب نئے اسرائیلی وزیر اعظم کی موجودگی میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ شائد کچھ پیش رفت ہو۔ بطروس غالی کو نئے اسرائیلی وزیر اعظم نے یہ بھی بتایا کہ وہ مقبوضہ عرب علاقوں میں کس طرح فلسطینیوں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: ۱۹۸۸ء میں بیرون پاکستان کن مجالس نے اجتماعات منعقد کئے؟

ج: مندرجہ ذیل بیرون پاکستان لجنات نے اپنے ہاں اجتماعات منعقد کئے

۱۔ لجنہ اماء اللہ گیمبیا سالانہ اجتماع
۲۔ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ جلسہ یوم حضرت بانی سلسلہ ۳۔ لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ ناصر باغ میں۔ ۴۔ تربیتی کیمپ موسمی تعطیلات فرینکفورٹ اور میونخ میں
۵۔ صدر لجنہ کینیڈا نے کینیڈا کے پانچ شہروں کا دورہ کیا۔

س: ستمبر ۱۹۸۸ء میں سیلاب زدگان کی امداد میں کن لجنات نے نمایاں حصہ لیا؟

ج: ستمبر ۱۹۸۸ء کے سیلاب زدگان کی امداد میں حسب ذیل لجنات نے نمایاں حصہ لیا۔ سیالکوٹ شہر، داتہ زیدکا، تحصیل ڈسکہ کلاں، شیخوپورہ، فاروق آباد، جلیل ٹاؤن گوجرانوالہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور پشاور۔

س۔ لجنہ اماء اللہ نواب شاہ سندھ میں تقسیم انعامات کی تقریب کب منعقد ہوئی اور انعامات کس نے تقسیم کئے؟

ج: سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ نواب شاہ سندھ کی تقریب تقسیم انعامات منعقدہ ۲۲ اگست ۱۹۸۸ء میں انعامات تقسیم کئے۔

س: ۱۹۸۸ء میں کن لجنات نے اپنے ہاں سالانہ اجتماعات منعقد کئے؟

ج: ۱۔ لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ
۲۔ صوبہ سرحد ۳۔ پشاور ۴۔ لاہور ۵۔ راولپنڈی (دو اجتماع) ۶۔ گوجرانوالہ ۷۔ گرمولا ورکاں ۸۔ ترگڑی و حلقہ فیروزوالہ ۹۔ وزیر آباد ۱۰۔ مانگٹ اونچے ۱۱۔ پریم کوٹ ۱۲۔ مدرسہ چٹھہ ۱۳۔ بورے والا ۱۴۔ کوئٹہ ۱۵۔ اسلام آباد ۱۶۔ سیالکوٹ کینٹ ۱۷۔ قصور ۱۸۔ کوٹ عبدالمالک ۱۹۔ کھاریاں ۲۰۔ بشیر آباد ۲۱۔ حیدر آباد ۲۲۔ کنزی ۲۳۔ ملتان شہر و ضلع۔ ۲۴۔ ساہیوال شہر ۲۵۔ قیادت کراچی ۱ ۲۶۔ قیادت کراچی ۳ ۲۷۔ قیادت کراچی ۶ ۲۸۔ قیادت کراچی ۹ ۲۹۔ قیادت کراچی ۲ ۳۰۔ فیصل آباد شہر ۳۱۔ ضلع ہزارہ ۳۲۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ

س: لجنہ اماء اللہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور کے پیغام کا خلاصہ کیا تھا؟

ج: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۸ء پر اپنے پیغام میں عبادت اور دعوت الی اللہ کی تلقین فرمائی۔

س: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس منعقدہ ۲۷، ۲۸۔ اگست ۱۹۸۸ء پر صدر صاحبہ لجنہ نے اپنے پیغام میں کس امر کی تلقین فرمائی؟

ج: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس کے لئے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

س: قادیان میں بیت النصرہ لائبریری کا افتتاح کب ہوا۔ اس کی عمارت پر کس قدر رقم خرچ ہوئی؟

ج: لجنہ کی لائبریری بیت النصرہ قادیان کا افتتاح ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ہوا عمارت تین لاکھ میں تیار ہوئی۔

س: آٹھویں آل پاکستان ٹورنامنٹ کا انعقاد کب ہوا۔

ج: ۱۵، ۱۶۔ فروری ۱۹۸۹ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوا۔

س: وظیفہ حضرت نواب مبارکہ بیگم کے لئے مقابلہ میں کون سی طالبات نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں؟

ج: وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے لئے مقابلہ میں شریک حسب ذیل طالبات نے اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی:۔

۱۔ درخشندہ تحسین بنت عطاء اللہ صاحب باب الابواب ربوہ اول۔
۲۔ رخسانہ کوثر بنت محمود احمد صاحب دارالعلوم غربی ۳/۳ ربوہ دوئم
۳۔ سیدہ لبنیٰ محمود بنت محمود احمد صاحب سیالکوٹ سوئم

کل شامل ہونے والیوں کی تعداد بارہ تھی یہ وظیفہ تیس روپے ماہانہ ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔

س: وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے لئے کونسی طالبات اول، دوم سوم آئیں؟

ج: وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے لئے حسب ذیل طالبات نے پہلی تینوں پوزیشنیں حاصل کیں:

۱۔ روبینہ کوثر بنت شیخ محمد صدیق صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ اول
۲۔ امۃ القیوم بنت لطیف احمد شاہد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ دوم
۳۔ امۃ السلام بنت محمود احمد صاحب فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ سوم

کل شامل ہونے والی طالبات کی تعداد دس تھی ہر ایک کو ایک سال کے لئے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ ملے گا۔

س: لجنہ اماء اللہ نوکوٹ سندھ کا سالانہ اجتماع کب منعقد ہوا؟

ج: ۲۹۔ جنوری ۱۹۸۹ء کو لجنہ اماء اللہ نوکوٹ سندھ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا باہر سے آنے والی مستورات چالیس تھیں۔

س: ۱۹۸۹ء میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کراچی کی مطبوعات کونسی ہیں؟

ج: لجنہ اماء اللہ کراچی نے حسب ذیل مطبوعات احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شائع کیں:۔

اخلاق حسنہ۔ کونپل۔ مقدس ورثہ۔ سبز اشتہار۔ لیکچر سیالکوٹ۔ چشمہ زمزم (از بشریٰ داؤد صاحبہ)

س: مارچ ۱۹۸۹ء تک کن لجنات نے اپنے ہاں جلسے منعقد کئے؟

ج: مندرجہ ذیل لجنات نے اپنے ہاں فضل عمر پر جلسے منعقد کئے:۔

ربوہ۔ کنری۔ سندھ۔ پیر محل۔ بشیر آباد ضلع حیدر آباد، حیدر آباد۔

س: بیرون پاکستان احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کن لجنات نے منایا؟

ج: اب تک موصولہ اطلاعات کے مطابق لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے ۲۳ مارچ کو تقریبات منائیں۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں حضور کی موجودگی میں آپ کا تازہ کلام پڑھا گیا۔ ان تقریبات میں ۱۸۳۶ خواتین شریک ہوئیں۔

مرزا محمد اقبال

بھینس ـــــ ایک مفید جانور

بھینس چونکہ ایک بڑا مفید اور قیمتی جانور ہے للٰہذا ضروری ہے کہ زمیندار یا مالک کو اس کی عام بیماریوں کے متعلق کچھ واقفیت ہو تاکہ وہ ابتدائی طبی امداد کے طور پر اس کا علاج کر سکے۔ بہت زیادہ بیمار ہونے کی صورت میں اسے شفاخانہ حیوانات یا اپنے حلقہ میں وٹرنری ڈاکٹر سے مشورہ کیلئے رجوع کرے۔ یاد رہے کہ حکومت کی زیر نگرانی تحصیل کی سطح پر شفاخانے چل رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے پالتو جانور مثلاً بھینس۔ گائے۔ بیل۔ بکری وغیرہ کی چند عام بیماریاں مع علامات کے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ گل گھوٹو اس بیماری میں مویشی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ یہ مرض نہایت مہلک ہوتا ہے۔ عام طور پر برسات کے دنوں میں یہ مرض پھیلتا ہے

علامات:۔ ۱۔ زبان اور منہ کا اندرونی حصہ گہرا سرخ ہو جاتا ہے۔
۲۔ گلا اندر سے پھول جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔
۳۔ جانور کان ڈھیلے چھوڑ دیتا ہے۔
۴۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے اور تکلیف و درد کے باعث دانت پیستا ہے۔
۵۔ نتھنے پھول جاتے ہیں اور زبان باہر نکل آتی ہے۔

۲۔ سٹ سٹ "انتھراکس" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ ایک خاص قسم کا بخار ہوتا ہے جسے تپ دموی بھی کہتے ہیں۔

علامات: ۱۔ جانور کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔
۲۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔
۳۔ زبان اور حلق پر سوجن ہو جاتی ہے۔
۴۔ پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے

۳۔ اپھارہ جانور کا پیٹ پھول جاتا ہے اور علاج میں لاپرواہی اور غفلت سے جانور ہلاک ہو جاتا ہے۔

علامات: ۱۔ پیٹ کو ہاتھ سے دبائیں تو ڈھول کی مانند آواز آتی ہے۔
۲۔ جانور جگالی نہیں کرتا اور چارہ وغیرہ نہیں کھاتا۔
۳۔ آنکھوں اور چہرے سے پریشانی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور بے چین ہو کر ادھر ادھر چلتا پھرتا اور اٹھتا بیٹھتا ہے۔

۴۔ دست بارش میں بھیگنے، سخت سردی لگنے یا چارے اور پانی میں کمی بیشی ہو جانے کی وجہ سے جانور کو دست آنے لگتے ہیں۔ اس بیماری میں وہ پتلے دست کرتا ہے اور کئی بار کرنے سے نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے

۵ زہرباد یہ مرض اگرچہ متعدی نہیں مگر جان لیوا ضرور ہے۔ علامات کے طور پر جلد میں سختی آجاتی ہے۔
۲۔ اندر اور باہر ورم آجاتا ہے۔
۳۔ گردن اور حلق پھول جاتا ہے۔ جانور

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم محمد سعید اللہ خان منہاس صاحب احمد نگر سے لکھتے ہیں:

یہ واقعہ سال ۱۹۲۷ء کے لگ بھگ کا ہے۔ میں ان دنوں دفتر محاسب قادیان میں کام کرتا تھا۔ ہمارا دفتر بیت المبارک کے نیچے واقع تھا۔ مجھے اکثر ظہر اور عصر بیت المبارک میں ادا کرنے کا موقع مل جاتا۔

ایک دفعہ میں ظہر ادا کرنے کے لئے بیت میں گیا۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی ظہر ادا کرنے کے بعد مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ یہ اللہ تعالے کا فضل تھا۔ کہ مجھے اکثر حضور کو دبانے کا موقع مل جاتا۔ میں حضور کو دبا رہا تھا۔ جب میں نے ہاتھ کو دبانا شروع کیا تو میں نے پہلے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اسکے بعد انگلیوں کے پٹاخے نکالنے لگا۔ تو حضور نے فوراً منع فرمایا۔ اور فرمایا۔ یہ ایک معیوب بات ہے۔ اس سے انگلیوں کی باریک شریانیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنی کمزور ہو جاتی ہیں۔ کہ دوران خون صحیح طور پر کام نہیں کرتا۔ اور بڑی عمر میں رعشہ بھی ہو جاتا ہے۔

اس سے قبل میں انگلیوں کے پٹاخے کثرت سے نکالا کرتا تھا۔ جسکی وجہ سے میری انگلیوں میں اکثر درد رہتی تھی۔ اسکے بعد آج تک میں نے پھر کبھی پٹاخے نہیں نکالے۔ اور نہ ہی درد ہوا۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

فرائض بجا لا رہے تھے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی جب (۔۔) اور مصر کے سفر پر تشریف لے گئے۔ تو آپ کو شرف میزبانی عطا ہوا۔ پھر اس سفر میں حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی آپ کے یہاں مہمان رہے۔ آپ کے بعد حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی (یعنی صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کے دادا) مہمان رہ چکے تھے۔ اور اسی طرح باہر سے آنے جانے والے مربیوں کی خاطر تواضع کا سلسلہ اب تک برابر جاری تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت سیٹھ صاحب کو اطلاع کر دی تھی کہ روانگی کیوقت پھلوں کی دو ٹوکریاں صاحبزادگان کو دی جائیں۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے نہایت عمدہ پھلوں کی ٹوکریاں تیار کیں اور پیش کر دیں۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ انہوں نے ایک خواب میں دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ تشریف لائے ہوئے ہیں اور حضور نے تین سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ سیٹھ صاحب نے اپنی میز میں دیکھا تو وہاں صرف تئیس روپے تھے۔ جو آپ نے میز پر رکھ دئیے۔ اسکے بعد آپ کی آنکھ کھل گئی۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ اس تقریب پر ان کے پورے تئیس روپے خرچ ہوئے۔ اور آپ کو بہت خوشی ہوئی کہ خدا تعالے نے حضور آپ کے تئیس روپے تین سو روپے کے برابر ہیں۔

---

۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو طلباء جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ نے مولوی نذیر احمد صاحب علی مربی افریقہ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی نے دوبارہ تحریک فرمائی کہ احمدی طلباء کو اردو سیکھنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ کی کتب پڑھنی چاہئیں۔ اس تعلق میں یہ بھی ارشاد فرمایا "جہاں حضرت بانی سلسلہ نے (۔) اصلاح کی ہے وہاں اردو زبان میں بھی بہت بڑی اصلاح کی ہے چنانچہ ایک شخص نے لندن یونیورسٹی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انگریزی لٹریچر کا اردو لٹریچر پر اثر کے عنوان سے ایک تھیسس لکھا جس میں حضرت بانی سلسلہ کے متعلق یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ آپ کی تحریروں نے زبان اردو پر خاص اثر ڈالا ہے۔

"اب اردو کے حامل احمدی ہونگے یا یہ کہ اردو کے حامل احمدی ہو جائیں گے۔ زمانہ خود اردو کو اس طرف لے جا رہا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو کے سمجھے جائیں گے۔ پس ہمارے طلباء کے سامنے حضرت بانی سلسلہ کی کتب نمونہ اور ماڈل ہونی چاہئیں۔ خصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں۔ ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔"

یہاں ضمناً یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دسمبر ۱۹۱۳ء میں آل انڈیا محمڈن اینگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کا ۲۷واں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خواجہ غلام الثقلین (۱۸۷۱-۱۹۱۵) نے خطبہ صدارت میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے اردو کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت بانی سلسلہ کو ان لوگوں کی صف میں شمار کیا جن کو آج اردو زبان میں بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً پروفیسر آزاد، مولانا حالی، سرسید احمد خان، داغ دہلوی، امیر مینائی، جلال لکھنوی پنڈت رتن ناتھ سرشار۔

(ملاحظہ ہو رپورٹ اجلاس مذکور صد ۴۲)

پھر اسی رپورٹ کے صد ۴۷ پر پنجاب کے انشاپردازوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کو اردو زبان کے اعلیٰ اور بلند پایہ انشاپردازوں میں شمار کیا گیا ہے۔

بقیہ: صد ۱ سے آگے

کو حق ارادی یا محدود حکومت دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں اپنی ساری سکیم کھول کر بیان کی اور اسی طرح عالمی مسائل پر بھی گفتگو ہوئی۔ رابین عنقریب صدر جارج بش سے ملنے والے ہیں۔ اور اس سلسلے میں بھی انہوں نے بطروس غالی سے کھل کر بات کی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے یزک رابین وزیر اعظم بنے ہیں ان کے بیانات اس بات کے غماز ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح فلسطینیوں سے صلح کر لینی چاہتے ہیں۔ بے شک یہ صلح محدود ہی ہو لیکن یقیناً فلسطینی اس سے خوش ہوں گے اور یزک رابین کی پوزیشن بھی عالمی برادری میں خاصی مضبوط ہو جائے گی۔ اگرچہ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یزک رابین جس مراعات کا ذکر کر رہے ہیں ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ امریکہ سے دس بلین ڈالر کا قرضہ حاصل کر سکیں اور جونہی انہیں یہ قرضہ مل گیا۔ وہ یہودی بستیاں بسانے کے پروگرام کو پھر سے جاری کر دیں گے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے دل میں کیا ہے

بقیہ: صد ۵ سے آگے

دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔

۶۔ سٹیلا یہ ایک خطرناک اور وبائی امراض میں سے سب سے زیادہ مہلک مرض ہے۔

علامات: اس مرض میں جانور کو پیچش لگ جاتی ہے۔
۲۔ مویشی ایک دم سست پڑ جاتا ہے۔
۳۔ کان ڈھیلے چھوڑ دیتا ہے۔
۴۔ تالو اور جبڑوں کے اندر چھوٹے چھوٹے چھالے پیدا ہو جاتے ہیں جو رفتہ رفتہ آنتوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بعد میں پھٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔

۷۔ منہ کھر یہ ایک متعدی مرض ہے اس کا اثر جانور کے منہ اور کھروں پر ہوتا ہے۔

علامات: اس مرض میں منہ سے پتلا جھاگ گرتا ہے۔
۲۔ منہ میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔ جن سے پانی رسنے لگتا ہے۔
۳۔ کھروں میں جلن پیدا ہو کر زخم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔
۴۔ جانور بار بار پاؤں جھٹکتا ہے۔
۵۔ جانور کو شدید بخار ہو جاتا ہے۔

ان بیماریوں سے بچاؤ کے لئے درج ذیل حفاظتی اقدامات کرنے سے جانور ہلاک ہونے سے بچ سکتا ہے۔
۱۔ پروگرام کے مطابق ویکسین یا حفاظتی ٹیکے لگوائے جائیں۔
۲۔ بیمار جانور کو دوسرے تندرست جانوروں سے الگ رکھا جائے۔
۳۔ جانور کو زود ہضم غذا دی جائے
۴۔ گرمی اور سردی سے بچایا جائے۔
۵۔ صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔
۶۔ خوراک کے برتن کاربالک کے محلول سے دھونے چاہئیں۔
۷۔ بیمار جانور کا بچا ہوا چارہ جلا دینا چاہیئے۔
۸۔ ہلاک ہونے کی صورت میں کھال نہ اتاری جائے بلکہ لاش کو گہرا گڑھا کھود کر دبا دیا جائے۔
۹۔ اگر جانور زیادہ سست نظر آئے تو شفاخانہ حیوانات کے ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے تاکہ اس سے مفید مشورہ اور ہدایت کے مطابق بیمار جانور کا علاج اچھی طرح کیا جا سکے۔

آخر میں عرض ہے کہ جانور ایک زمیندار کا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں لہذا اسے اپنے جانوروں کی دیکھ بھال اور پرورش میں کوئی کوتاہی اور غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر طرح کی دولت سے مالا مال کرے اور خوشحالی سے ہمکنار کرے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم میاں خیر محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ بلڈ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالقادر صاحب آف لاہور کے داماد مکرم ملک محمد افضل صاحب سیڑھی سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ آج سی ایم ایچ واہ میں ان کا آپریشن ہے۔

○ مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب کاتب الفضل کا بیٹا عزیز مقبول احمد جو کہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم کوثر احمد صاحب کی خوشدامن صاحبہ راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال میں سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب ظفر محلہ دارالشکر ربوہ کی والدہ صاحبہ کی کولہے کی ہڈی فرش پر گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

محترمہ شکریہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم جمال الدین صاحب دارالیمن غربی ربوہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۸ اگست ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔
اسی شام موصوفہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ مکرم مولوی امام دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ ۲۹ جون ۹۲ء کو وفات پا گئے۔ اگلے دن ۳۰ جون کو نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کی عمر قریباً ۹۰ سال تھی

○ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سہیل ۱۶ جولائی کو حرکت قلب بند ہو جانے سے کراچی میں وفات پا گئے۔ آپکی تدفین ربوہ میں ہوئی۔

احباب انکی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ کمپیوٹر سائنس کے ڈپلومہ کورس میں داخلہ ستمبر ۱۹۹۲ء میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار بی ایس سی (سیکنڈ ڈویژن) ہے۔ یہ کلاسز شام ۴ سے ۶ بجے تک ہوتی ہیں۔
(نظارت تعلیم)

نمایاں کامیابی

مکرم محمد اکرم صاحب مغل پورہ لاہور کی بیٹی صدف اکرم صاحبہ امسال میٹرک کے سالانہ امتحان میں لاہور بورڈ سے ۸۵۰/۷۴۰ نمبر حاصل کرکے آرمی پبلک سکول اعظم گیریژن لاہور میں مجموعی طور پر اول پوزیشن کے ساتھ بورڈ سے سکالر شپ کی حقدار قرار پائی ہے اور اب میرٹ پر کنیرڈ کالج میں پری میڈیکل میں داخلہ بھی خدا کے فضل سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی مزید کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے

اعلان گمشدگی

ایک عدد نظر کی عینک گولڈن فریم نصیر آباد سے ہائی سکول آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو الفضل کے دفتر میں پہنچا دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۱۴ میں شاہ بی بی بیوہ ملک محمد شفیع صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۶ تولہ مالیتی ۲۱،۰۰۰/- روپے (۳) مکان برقبہ ۴ مرلہ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے۔ (۴) زرعی زمین گیارہ ایکڑ مالیتی تین لاکھ تیس ہزار جس کے ۱/۸ حصہ کی مالکہ ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مبلغ ۳۵۲۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شاہ بی بی بیوہ ملک محمد شفیع صاحب ساکن بھڑتھانوالہ ڈا۔ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک محمد بشیر وصیت نمبر ۱۱۸۱۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مشہود احمد شاہد وصیت نمبر ۲۲۸۹۱

مسل نمبر ۲۸۵۱۵ میں فرحت چوہدری زوجہ چوہدری محمد مبشر اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۶-A محمد نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۲۵ تولہ مالیتی ۸۵۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر واجب الادا ۳۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فرحت چوہدری ۱۱/۶-A محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد مبشر اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خلیل احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم ۱۱۴ نشتر پارک گڑھی شاہو لاہور

مسل نمبر ۲۸۵۱۶ میں نعمت اللہ ولد محمد علی صاحب قوم مان جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۱۳ قذافی کالونی گلی نمبر ۱ ملتان شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۵۱۳ قذافی کالونی گلی نمبر ۱ ملتان شہر برقبہ ۷ مرلہ زمین بیوی کے نام ہے مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نعمت علی ۵۱۳ قذافی کالونی گلی نمبر ۱ ملتان شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ افتخار احمد اختر پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ اعجاز احمد انجم پسر موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۵ اگست۔ جمعرات اور جمعہ کو یہاں شدید گرمی اور حبس رہا۔ آج صبح قدرے بادل تھے۔ تاہم گرمی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

○ جمعرات کے دن ربوہ میں ۱۶ گھنٹے بجلی مسلسل غائب رہی محکمہ بجلی نے مرمت کے لئے صبح چھ بجے کے قریب بجلی بند کی جو کہ رات دس بجے کے قریب آئی۔ تاہم جزوی طور پر چند محلوں میں تیسرے پہر بجلی آگئی۔ ربوہ کی اکثر آبادی شدید گرمی میں بجلی نہ ہونے سے سخت تکلیف میں مبتلا رہی۔

○ ملک بھر میں جشن آزادی نہایت شان و شوکت اور جوش و ولولہ سے منایا گیا۔ صبح آٹھ بجنے سے دو منٹ قبل ملک بھر میں سائرن بجائے گئے اور ہر قسم کی ٹریفک روک دی گئی۔ اس کے بعد قومی ترانہ بجایا گیا۔ اسلام آباد میں پارلیمنٹ کے سامنے وزیر اعظم نے ایک پروقار تقریب میں قوم سے خطاب فرمایا۔ یہ تقریب ریڈیو اور ٹی وی سے براہ راست نشر کی گئی۔ اخبارات نے اس موقع پر خصوصی شمارے نکالے۔ ریڈیو، ٹی وی نے سارے دن خصوصی پروگرام نشر کئے گھروں پر قومی پرچم لہرائے گئے بازاروں سرکاری و غیر سرکاری عمارات پر خوبصورت انداز میں چراغاں کیا گیا۔ رات کو اسلام آباد اور راولپنڈی میں آتش بازی کا قابل دید مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر حکومت کی طرف سے مسلح افواج کے اراکین اور دانشوروں، فنکاروں، ماہرین ادباء و شعراء کو پرائیڈ آف پرفارمنس اور دیگر خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔

○ وزیر اعظم نے یوم آزادی کے موقع پر اپوزیشن سے اپیل کی ہے کہ وہ ہنگامہ آرائی ترک کر کے ملکی تعمیر نو میں ہاتھ بٹائیں انہوں نے کہا کہ تنقید بے شک کریں لیکن ایسی فضا پیدا نہ کریں جس سے قومی ترقی کے منصوبے متاثر ہوں۔ انہوں نے موٹروے پراجیکٹ کو ملکی ترقی کا ایک اہم منصوبہ قرار دیا۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر صدر بش کی انتخابی مہم چلانے کے لئے اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں

○ ۱۴ اگست کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے یوم آزادی کی تقریب میں وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ ازبکستان کے صدر مسٹر اسلام کریموف نے بھی شرکت کی۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے الزام لگایا ہے کہ سندھ آپریشن میں حکومت کی جانبداری واضح ہو گئی ہے ایم کیو ایم کے آٹھ ہزار افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ کراچی شہر میں ایک مسلح گروہ کو ناپاک عزائم پورے کرنے کے لئے کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔

○ کابل میں حکمت یار کے حامیوں نے زبردست راکٹ پھینک کر تباہی مچا دی ایک سو افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ افغانستان کے صدر جو پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر پاکستان آنے والے تھے انہوں نے اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ اور یورپی ممالک نے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان میں جنگ بندی اور خونریزی ختم کی جائے اور مسئلہ کا حل گفت و شنید سے طے کیا جائے۔

○ کابل پر بمباری سے روسی سفارت خانے کے دو اراکین ہلاک ہو گئے روس نے سفارتی نمائندوں کو حفاظت سے نکالنے کے لئے پاکستان سے امداد طلب کر لی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک دفتر نے اپنا مرکز کابل سے باہر منتقل کر دیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہو گئی۔

○ کراچی کے بارش زدہ علاقوں میں سات ریلیف سنٹر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک ہزار سے زائد افراد کو رہائش خوراک اور ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

○ سینیٹ میں جمعرات کے روز اسلام آباد کے ایک انگریزی روزنامے میں اراکین پارلیمنٹ کے خلاف ایک نازیبا خط کی اشاعت پر تحریک استحقاق پر گرما گرم بحث ہوئی۔ تحریک کے محرک عالم علی لالیکا کے صحافیوں کے خلاف بعض ریمارکس پر صحافیوں نے واک آؤٹ کر دیا۔ تاہم بعض سینیٹروں کی مداخلت پر صحافیوں نے واک آؤٹ ختم کر دیا۔ سینیٹر عالم علی لالیکا نے کہا تھا کہ بعض صحافی بھاری معاوضے اور ناجائز مراعات لیتے ہیں۔ ہرزہ سرائیاں چھاپتے ہیں یہ مہذب لٹیرے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے پریس کو بہت آزادی دے رکھی ہے لیکن کسی ادارے کو مادر پدر آزاد نہیں ہونا چاہیئے اس خط میں اراکین کے خلاف ۹ الزامات عائد کئے گئے ہیں منتخب نمائندوں کو غنڈہ عناصر کہا گیا ہے ساری جمہوریت کو برا بھلا کہا گیا ہے نمائندوں کو اقتدار کے بھوکوں کا غول قرار دیا گیا ہے۔ سپیکر کے کہنے پر وزیر اطلاعات نے کہا کہ وہ اس معاملے کو صحافیوں کی تنظیم میں اٹھائیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر کی حکومت کے خلاف خفیہ اداروں کا کردار قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر حکومت کے خلاف ہارس ٹریڈنگ کے سارے کھیل کی ہدایات ایک فوجی بریگیڈیئر اور ایک میجر نے دی تھیں۔ انہیں برطرف کر کے سزا دی جائے۔

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے

ربوہ کا مشہور عالم و مقبول ترین کاجل بیسیوں جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے خارش۔ پانی بہنا۔ پھنی اور ناخونہ میں مفید ہے۔ نوزائیدہ بچوں کو بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے سٹاکسٹوں اور جنرل سٹورز کے لئے بھی دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

زرعی اراضی برائے ٹھیکہ

چونگی ۳۰ ربوہ سے صرف ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر برلب سڑک پختہ واقع کوٹ طالب ایک مربع زرعی زمین نہری جس میں ٹیوب ویل بھی نصب ہے۔ ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے۔ زمین ہر فصل کے لئے نہایت موزوں ہے۔ خواہش منداحباب بالمشافہ شرائط طے کر لیں۔

معرفت

عبد المجید دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون ۷۷۲۴۶۰۶

۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹